سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف

تعارف: سورۂ احقاف مکی سورت ہے۔ اَحقاف ریت کے ٹیلوں کو کہتے ہیں۔ یہ جزیرہ نمائے عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب واقع ہے۔ احقاف قوم عاد کا مسکن رہا ہے۔ سورت کے آغاز میں شرک کی مذمت کی گئی ہے نیز قرآن، رسالت اور آخرت پر مشرکین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے نیز نیک اولاد کا اچھا انجام اور بُری اولاد کا بُرا انجام بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تاریخ سے بُرے کردار کی مثال کے طور پر قوم عاد کا قصہ ذکر کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں جنّات نبی کریم ﷺ سے قرآن سن کر ایمان لانے کے واقعہ اور آخرت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ○ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَآ
حٰمٓ۔ اس کتاب کا نازل کیا جانا اللہ کی طرف سے جو بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ ہم نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○ قُلْ
حق کے ساتھ اور ایک مقرر وقت کے لئے اور کافروں کو جس چیز سے خبردار کیا جاتا ہے اسی سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے!

اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ
کیا تم نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے؟

اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لاؤ یا کوئی علم (لاؤ) جو چلا آتا ہو اگر تم سچے ہو۔ اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے

مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً
جو اسے جواب نہیں دے سکتے قیامت کے دن تک اور وہ ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔ اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے

وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کٰفِرِیْنَ ○ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلْحَقِّ
اور وہ ان کی عبادت کا انکار کرنے والے ہوں گے۔ اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات تو کافر حق کے بارے میں کہتے ہیں

لَمَّا جَآءَھُمْ ۙ ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ○ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ؕ قُلْ
جب کہ وہ ان کے پاس آچکا ہوتا ہے کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو انہوں نے گھڑ لیا ہے؟ آپ (ﷺ) فرما دیجئے

اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَلَا تَمْلِکُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰہِ شَیْــًٔا ؕ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ ؕ
اگر (بالفرض) میں نے اسے گھڑا ہے تو تم میرے لئے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم بنا رہے ہو

اہم نکات

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑧ قُلْ

وہی گواہ کے طور پر میرے اور تمہارے درمیان کافی ہے اور وہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے

مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِىْ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ ۚ

کہ میں کوئی نیا رسول نہیں آیا ہوں اور نہ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا (معاملہ) کیا جائے گا؟ اور نہ (یہ کہ) تمہارے ساتھ (کیا ہو گا؟)

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ⑨ قُلْ

میں تو اسی چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی فرمائی جاتی ہے اور میں تو صرف واضح طور پر خبردار کرنے والا (رسول) ہوں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

بھلا دیکھو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کر دیا جب کہ بنی اسرائیل کے ایک گواہ نے اس جیسی (ایک کتاب) کی گواہی دی

ع فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پس وہ ایمان بھی لے آیا اور تم (پھر بھی) تکبر کرتے رہے بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں عطا فرماتا۔ اور کافر کہتے ہیں ایمان والوں کے متعلق

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۚ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ آگے بڑھتے اور جب انہوں (کافروں) نے اس سے ہدایت نہیں پائی تو اب یہ کہیں گے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۚ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ

کہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔ اور اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب (تورات) رہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن کی) تصدیق کرنے والی ہے

لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ⑫ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

عربی زبان میں ہے تاکہ انہیں خبردار کرے جنہوں نے ظلم کیا اور نیک لوگوں کو خوشخبری دے۔ بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ⑬ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

پھر وہ (اس پر) قائم رہے پس ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑭ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۚ

یہ (ان اعمال کا) بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۚ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۚ

اس کی ماں نے اسے تکلیف سے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف سے جنا اور اس کے حمل (میں رہنے) اور دودھ چھوڑنے کی مدت تیس مہینے ہے

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِىْٓ

یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور (پھر) چالیس سال (کی عمر) کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب! مجھے توفیق دیجیے

اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

کہ آپ کی نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے آپ راضی ہو جائیں

اہم نکات

وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۱۵)

اور میرے لئے میری اولاد کو نیک بنا دیجئے بے شک میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول فرماتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر فرماتے ہیں (یہی) جنت والے ہیں

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ (۱۶) وَ الَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ

(یہ اللہ کا) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا۔ اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا اف ہے تم دونوں کے لئے! کیا تم مجھے (اس بات) کا یقین دلاتے ہو؟

اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَ هُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ

کہ میں (قبر سے زندہ کر کے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ (اے لڑکے!) تیری خرابی ہو

اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ (۱۷) اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ

تو ایمان لے آ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی

فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ (۱۸)

(یہ شامل ہو گئے اُن) امتوں میں جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں جنّات اور انسانوں میں سے بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے۔

وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ لِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (۱۹)

اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں ان کے اعمال کے مطابق تاکہ وہ (اللہ) انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَ یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ

اور جس دن کافر پیش کئے جائیں گے آگ پر (کہا جائے گا) تم اپنی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں حاصل کر چکے اور تم ان سے فائدہ اٹھا چکے

فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ع (۲۰)

ع ۲ ۱۰

پس آج تمہیں سزا دی جائے گی ذلت کے عذاب کی اس وجہ سے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔

وَ اذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ

اور (قوم) عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) کو یاد کیجیے جب انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں خبردار کیا اور (ایسے ہی) خبردار کرنے والے گزر چکے تھے ان سے پہلے بھی

وَ مِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ (۲۱)

اور ان کے بعد بھی (آتے رہے) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا

انہوں نے کہا کیا آپ ہمارے پاس (اس لئے) آئے ہیں کہ آپ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دیں پس لے آئیں ہم پر (وہ عذاب)

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (۲۲) قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ

جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں اگر آپ سچوں میں سے ہیں؟ (ہود علیہ السلام) نے فرمایا کہ (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے

اہم نکات

وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ (۲۳)

اور میں تو تمہیں صرف وہ (پیغام) پہنچا رہا ہوں جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم دیکھتا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ

پھر جب انہوں نے اس (عذاب) کو بادل کی طرح دیکھا اپنی وادیوں کے سامنے آتا ہوا تو انہوں نے کہا یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا

بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۲۴) ۙ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا

(نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جسے تم جلدی مانگتے تھے (یہ) ایسی آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ جو ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے برباد کردے گی

فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ (۲۵)

پس وہ اس طرح ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نہ دکھائی دیتا تھا اس طرح ہم بدلہ دیا کرتے ہیں مجرم لوگوں کو۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ڮ

اور یقیناً ہم نے انہیں ان (چیزوں) میں قدرت دی تھی جن میں ہم نے تمہیں قدرت نہیں دی اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی عطا فرمائے تھے

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

پس نہ تو ان کے کان ان کے کسی کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ہی ان کے دل کچھ بھی (کام آئے) جب انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کردیا

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (۲۶) ۧ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى

۳
ع
۶

اور انہیں (اس چیز نے) گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم نے ہلاک کر دیا تمہارے آس پاس جو بستیاں ہیں

وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۲۷) فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ

اور ہم نے بار بار اپنی نشانیاں ظاہر کیں شاید وہ واپس آئیں۔ پھر (ان معبودوں نے) ان کی مدد کیوں نہ کی

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (۲۸)

جنہیں انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنایا تھا قُرب حاصل کرنے کے لئے؟ بلکہ وہ تو ان سے گم ہوگئے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور جو وہ بہتان باندھتے تھے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

اور یاد کیجیے جب ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف متوجہ فرمایا جنات کی ایک جماعت کو کہ وہ غور سے قرآن سنیں تو جب وہ اُن کے پاس حاضر ہوئے

قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ (۲۹) قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ

(تو) کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب (قرآن) پڑھا جاچکا تو وہ واپس آئے اپنی قوم کی طرف خبردار کرنے والے بن کر۔ انہوں نے کہا اے ہماری قوم!

اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

بے شک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے (یہ) تصدیق کرنے والی ہے (ان کتابوں کی) جو اس سے پہلے ہیں

يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۳۰) يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ

ہدایت کرتی ہے حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف۔ اے ہماری قوم! تم اللہ کی طرف بلانے والے (رسول ﷺ) کی بات قبول کرلو

وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (۳۱)

اور ان پر ایمان لے آؤ وہ (اللہ) تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور دردناک عذاب سے تمہیں پناہ دے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ

اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں اُس (اللہ) کو نہ عاجز کر سکے گا اور نہ اُس کے سوا اس کے اور مددگار ہوں گے

اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (۳۲) اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

یہی لوگ واضح گم راہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا

وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳۳)

اور وہ ان کے پیدا فرمانے سے نہیں تھکا (وہ) اس بات پر (بھی) قادر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ فرما دے کیوں نہیں! بے شک وہ تو ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ

اور جس دن کافر پیش کیے جائیں گے آگ پر (تو ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ حق نہیں؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں! ہمارے رب کی قسم (یہ حق ہے)

قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (۳۴) فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

(اللہ) فرمائے گا تو چکھو عذاب کا مزہ اس کے بدلہ جو تم کفر کیا کرتے تھے۔ پس (اے رسول ﷺ!) آپ صبر کیجیے جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ

اور ان کے بارے میں جلدی نہ کیجیے گویا جس دن وہ اس (قیامت) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ (۳۵)

تو (سمجھیں گے) جیسے (دنیا میں) دن کی ایک ہی گھڑی رہے (یہ قرآن) پہنچا دینا ہے پس (اب) وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان لوگ ہیں۔

ع ۴ ۹

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ کے سوالوگ جن جھوٹے معبودوں کو پکارتے اور پوجا کرتے ہیں وہ نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جوب دے سکتے ہیں۔ (آیت:۵)

۲- قیامت کے دن مشرکین کے بنائے گئے جھوٹے معبود اُن کے دشمن ہوں گے۔ (آیت:۶)

۳- قرآن حکیم ظالموں کو اللہ ﷻ کے عذاب سے خبردار کرتا ہے اور نیک لوگوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔ (آیات:۱۲-۱۴)

۴- اللہ ﷻ نے انسانوں کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (آیت:۱۵)

۵- والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی صاحبِ ایمان اور نیک اولاد کو اللہ ﷻ بخش دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ (آیت:۱۶)

۶- آخرت میں اللہ ﷻ کافروں کی نیکیاں قبول نہیں فرمائے گا۔ ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں مل جاتا ہے۔ (آیت:۲۰)

۷- قرآن حق اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ (آیت:۳۰)

۸- جب جنّات نے نبی کریم ﷺ سے قرآن سنا تو نہ صرف وہ ایمان لے آئے بلکہ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جاکر انہیں بھی ایمان لانے کی دعوت دی۔ (آیت:۳۱)

۹- ہمیں بھی عالی ہمت انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح دین کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کرنا چاہیے۔ (آیت:۳۵)

۱۰- آخرت میں اللہ ﷻ کے عذاب کی شدت دیکھ کر لوگوں کو ایسا محسوس ہو گا کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ (آیت:۳۵)

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ الاحقاف کے پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ قیامت کے دن کون لوگ مشرکین کے دشمن ہوں گے؟

(الف) جنّات
(ب) اہلِ ایمان
(ج) ان کے جھوٹے معبود

(۲) سورۃ الاحقاف کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ کافروں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ کہاں ملے گا؟

(الف) صرف دنیا میں
(ب) صرف آخرت میں
(ج) دنیا و آخرت میں

(۳) سورۃ الاحقاف کے تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ قوم عاد نے عذاب کے بادل کو آتے دیکھ کر کیا کہا؟

(الف) اللہ ﷻ ہمیں معاف فرمادے
(ب) بھاگو عذاب آرہا ہے
(ج) یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا

(۴) سورۃ الاحقاف کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو کس بات کی ہدایت فرمائی؟

(الف) اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کیجیے (ب) اللہ ﷻ کی راہ میں مال خرچ کیجیے (ج) اللہ ﷻ کی راہ میں صبر کیجیے

(۵) سورۃ الاحقاف کے آخری رکوع میں کس کے ایمان لانے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے؟

(الف) جنّات (ب) فرشتے (ج) قومِ عاد

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- سورۃ الاحقاف کے پہلے رکوع میں شرک کی مذمت میں بیان کئے گئے کوئی پانچ دلائل تحریر کریں؟

۲- سورۃ الاحقاف کے پہلے رکوع کی روشنی میں منکرین قرآن کے دو اعتراضات اور ان کے جوابات تحریر کریں؟

۳- سورۃ الاحقاف کے دوسرے رکوع میں نیک اولاد کی کیا دعا بیان کی گئی ہے اور ان کا کیا انجام ذکر فرمایا گیا ہے؟

۴- سورۃ الاحقاف کے تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کا ان کی قوم نے کیا جواب دیا؟

۵- سورۃ الاحقاف کے آخری رکوع میں جنّات نے اپنی قوم سے قرآنِ حکیم کا جو تعارف کرایا اس سے متعلق تین باتیں تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

۱- جنّات کے بارے میں قرآنِ حکیم کی دو اور سورتوں سے کم از کم دس باتیں تلاش کر کے تحریر کریں۔
۲- قرآنِ حکیم کی پانچ سورتوں کے نام لکھیں جن میں قوم عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔

دستخط استاد بمع تاریخ: ______________ دستخط والدین بمع تاریخ: ______________